دسواں رسالہ

خدائی انکم ٹیکس

یعنی زکوٰۃ

مقام اشاعت

مطابع المشائخ خواجہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلی

شائع کرنے والا

حسن نظامی

هو الکل　　　　یا معین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمد اللہ العظیم

خدائی انکم ٹیکس

یعنی

زکوٰۃ

اے مسلمانو! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ایک کلمۂ توحید کا دل سے یقین کرکے زبانی پڑھنا۔ دوسرے نماز۔ تیسرے رمضان کے روزے۔ چوتھے زکوٰۃ۔ پانچویں حج

مسلمان جہالت اور کم ہمتی کے سبب اپنے دین کی ان پانچ بنیادوں کی اصلی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ان کو ایک ایک بنیاد اسلام کا حال الگ الگ رسالوں میں اچھی طرح کھول کھول کر سمجھایا جائے۔

لہذا میں نے انتظام کیا ہے کہ پانچ رسالے ان پانچوں باتوں پر لکھ کر شائع کروں اور مسلمانوں کو بتاؤں کہ وہ اپنے دین اسلام کی بنیادوں سے کتنے دور ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی حالت تباہ ہوتی جاتی ہے۔

آج پہلا رسالہ زکوٰۃ کے متعلق شائع کیا جاتا ہے۔ اس کو مقدم رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مسئلہ میں بہت گڑبڑ جہالت نے ڈال رکھی ہے۔ اس کی اصلاح ہو جائے اور مسلمان خدا کے فرمان کے بموجب زکوٰۃ دینے لگیں تو اشاعت علم کے لئے پھر اور کسی چندہ کی ضرورت نہ رہے اور علم پھیل جائے تو باقی ماندہ چاروں شعائر اسلام کی پابندی بھی ہونے لگے کیونکہ اصل چیز خرابی کی جہالت ہے۔ جہالت دور کر دی جائے تو مسلمان ٹھیک قاعدہ سے کلمہ توحید پڑھنا بھی جان جائیں۔ نماز بھی سیکھ لیں۔ روزہ بھی رکھنے لگیں۔ حج کا شوق بھی ان کو

تقسیم کرے۔ تاکہ نادان اور غافل مسلمان فرمانِ خدا سے خبردار ہو جائیں اور ان کو زکوٰۃ کا ضروری مسئلہ اچھی طرح معلوم ہو جائے۔

میرا فرض یہ تھا کہ اپنی محنت اس میں صرف کروں۔ اور سب کام چھوڑ کر خدا کا یہ ضروری حکم لکھکر تم کو دوں۔ اب اس کے آگے تمہارا فرض ہے کہ اس کو گھر گھر تقسیم کرو۔ اور خدا کی پکار ہر مسلمان کے کان تک پہنچاؤ۔

زکوٰۃ کے روپے سے بھی تم اس رسالہ کو خرید کر تقسیم کر سکتے ہو کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ زکوٰۃ ان لوگوں میں بھی خرچ کرنی چاہئے جو اس کا یعنی زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرتے ہوں۔ سورۂ توبہ میں صاف آیت موجود ہے کہ:۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا یعنی زکوٰۃ فقیروں مسکینوں اور اس کی وصولی کے تنخواہ داروں پر خرچ کرنی چاہئے۔ آگے چلکر اس آیت میں اور جو مصارف بیان ہوئے ہیں اُن کا حال اسی کتاب میں مفصل لکھا گیا ہے۔

پس یہ کتاب بھی زکوٰۃ کی عامل ہے۔ ایک نوکر ہے جس کی کوشش سے مسلمان زکوٰۃ دینے لگیں گے۔ اور ان کو مسائل زکوٰۃ سے آگاہی ہو جائے گی۔

میں نے یہ کتاب دین کی تمام معتبر کتابوں سے چھانٹ کر لکھی ہے۔ قرآن شریف۔ حدیث شریف۔ فقہ اور بزرگانِ دین کے اقوال سے اس کو مرتب کیا ہے۔ اور کوئی بات غیر معتبر اور غیر مستند نہیں لکھی گئی۔

خود بھی اس کو غور سے پڑھو۔ اپنے بچوں اور عورتوں کو بھی پڑھاؤ۔ اور پھر محلہ والوں کو۔ دوستوں کو۔ جو دور ہوں یا پاس تقسیم کردو۔ تاکہ وہ بھی خدا کے فرمان

کو جان جائیں اور زکوٰۃ پہ عمل

کرکے سچے مسلمان

بنیں

فلسفۂ زکوٰۃ

زکوٰۃ ویسا ہی انکم ٹیکس مسلمانوں پر ہے جیسا جزیہ غیر مسلموں سے مسلمان حکومت لیتی
تھی مسلمان جزیہ سے بری تھے تو غیر مسلم زکوٰۃ سے آزاد تھے۔

ہر سلطنت اپنی رعایا سے کچھ ٹیکس لیا کرتی ہے جسے وہ خود اسی رعایا پر خرچ بھی کر دیتی
کر دیتی ہے۔ ہماری انگریزی حکومت انکم ٹیکس لیتی ہے۔ ہاؤس ٹیکس وصول کرتی ہے اور طرح طرح
کے ٹیکس لگا رکھے ہیں۔ جو عقلمند آدمی ہیں وہ یہ ٹیکس خوشی خوشی ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ یہ
ٹیکس ہمارے ہی فائدہ کے واسطے لیا جاتا ہے۔ سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔ شہروں میں صفائی ہوتی
ہے۔ روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ شفاخانے کھلتے ہیں اور اس سے ان ٹیکس دینے والوں کو بھی
فائدہ ہوتا ہے اور غریبوں کو بھی۔ جن کے پاس اچھی روشنی۔ صفائی اور اچھے علاج و دوائی کے لئے
ایک کوڑی نہیں ہوتی۔ سرکار امیروں سے ٹیکس لیتی ہے اور امیر و غریب پر یکساں خرچ کر دیتی ہے
اگر سرکار خود جبر کر کے حکومت کے زور سے ٹیکس نہ لے اور رعایا کی بہتری میں خرچ نہ کرے تو روپیہ کی
محبت ایسی ہے کہ کوئی شخص جیب سے پیسہ نہ نکالے اور بچارے غریب آدمی شفاخانوں سے
فائدہ نہ اٹھا سکیں نہ اسکولوں سے۔

یہ تو دنیا کی حکومت کا ذکر ہوا۔ اب خدا کی سلطنت یعنی مذہب اور دین اسلام کا حال سنو۔ اس نے
بھی صدقات اور زکوٰۃ کے ٹیکس لگائے ہیں۔ مسلمانوں پر جو ٹیکس لگائے ان کا نام صدقات و زکوٰۃ ہے
غیر مسلموں پر صرف ایک ٹیکس لگایا گیا جسکو جزیہ کہتے ہیں اور جس سے ہندو بہت چڑا کرتے ہیں۔ حالانکہ
مسلمانوں سے جس قدر زیادہ ٹیکس اسلامی حکومت لیتی ہے اس کے مقابلہ میں جزیہ کا
ٹیکس کچھ بھی نہیں۔ جزیہ کی آمدنی بھی غیر مسلم رعایا کی حفاظت و آسائش میں خرچ کر دی
جاتی تھی۔ اور زکوٰۃ مسلمانوں کے ان کاموں میں جن کا ذکر آگے آئیگا۔ گویا زکوٰۃ کا ٹیکس سو سالانہ

[illegible] ادائی کے لئے بہت ضروری ہے مگر ہم بتاتے ہیں آجکل کوئی مذہبی حاکم نہیں ہے جو زکوٰۃ وصول
[illegible] صدقات [illegible] اسلامی حکم [illegible] ہم پر عمل کرنا چاہیے اور خدا کا ٹیکس ادا کرتے رہو [illegible]
[illegible] ہے کہ خدائی انکم ٹیکس معاف نہیں ہو سکتا۔

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

قرآن شریف میں جگہ جگہ زکوٰۃ دینے کی تاکید آئی ہے جہاں نماز پڑھنے کا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کہکر حکم دیا گیا ہے وہیں اٰتُوا الزَّکٰوۃَ بھی موجود ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اُن کی نسبت قرآن نے یہ فرمایا ہے:-

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے (زکوٰۃ و صدقات) میں خرچ نہیں کرتے اُن کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے قیامت کے دن پیٹھ پر داغ لگائے جائینگے اور وہ ایسے سخت ہونگے کہ ان کے زخم سینہ کے پار ہو جائینگے اور گدی میں بھی داغ دیے جائینگے جو پیشانی پر پھوٹ نکلینگے۔

اور ایک روایت میں وارد ہے کہ چھاتی پر داغا جائیگا تو پیٹھ میں نکل جائے گا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ نقصان میں وہ لوگ ہیں جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور فرمایا کہ جو لوگ اونٹ گائے بکری وغیرہ جانوروں کی زکوٰۃ نہیں دیتے قیامت میں ان جانوروں کو خوب موٹا کیا جائیگا۔ اور پھر وہ جانور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سینگوں اور کھروں سے مارینگے اور کچلینگے اور یہ عذاب ہوتا رہیگا یہاں تک کہ خدا کا فیصلہ صادر ہو اور یہ لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُسنے زکوٰ

زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جائیگا۔ اور وہ سانپ زکوٰۃ
نہ دینے والے کی گردن میں لپٹ جائیگا۔ اور منہ کے دونوں جبڑوں کو نوچے گا اور کہیگا کہ میں تیرا مال ہوں
میں تیرا خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ نہ دی۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ ہمیشہ خطرہ میں رہتا ہے۔ اور ناگہانی بلائیں اس کی تاک میں
رہتی ہیں۔ ایک نہ ایک دن ایسی بلا آتی ہے کہ وہ سارا مال تباہ ہو جاتا ہے۔

گلے میں سونے کا طوق

ایک شخص بہت دولتمند تھا اور زکوٰۃ نہ دیتا تھا۔ جب وہ مرا اور دفن ہو گیا تو رات کو کفن چور نے
قبر کھودی۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ لاش کے گلے میں سونے کا طوق پڑا ہوا ہے۔ کفن چور نے اس طوق کو لینا
چاہا مگر وہ اسقدر گرم تھا کہ چور کا ہاتھ جل گیا۔ اور وہ فوراً وہاں سے بھاگا۔ چور کے ہاتھ میں ایسا آبلہ
پڑا تھا کہ مرتے دم تک اچھا نہ ہوا اور ہر وقت وہ اس کی تکلیف سے چیخیں مارا کرتا تھا۔

خدا کی آگ

ایک سوداگر کا بڑا اچھا کاروبار تھا۔ مگر وہ زکوٰۃ نہ دیتا تھا۔ اس پاس کے مسلمان دکاندار زکوٰۃ دیتے
تو ہنستا اور کہتا کہ تم کیسے بے وقوف ہو۔ خواہ مخواہ روپیہ برباد کرتے ہو۔ مسلمان کہتے کہ جو شخص زکوٰۃ
نہیں دیتا اس کے بیوپار میں گھاٹا آ جاتا ہے یا مال چوری جاتے ہیں یا اس کے ہاں آگ لگ جاتی
ہے۔ یا اور کوئی آسمانی بلا آتی ہے۔

تو وہ جواب دیتا۔ میرے ہاں تو دن دن ترقی ہے۔ کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ نہ کوئی بلا آتی ہے
تم لوگوں کو مولویوں نے احمق بنا رکھا ہے۔

مسلمان اسکو سمجھاتے اور کہتے گھمنڈ نہ کر۔ خدا ایسے منکروں کو ڈھیل دیا کرتا ہے۔ اور
ایکا ایکی ناگہانی عذاب بھیجتا ہے۔ تو یہ نہ سمجھ کہ خدا تجھکو چھوڑ دیگا۔

ایک دن رات کو بازار میں آگ لگی اور اس زکوٰۃ نہ دینے والے کا تمام مال اسباب جل کر خاک ہو گیا
مگر آس پاس کی سب دوکانیں محفوظ رہیں۔ اس وقت ان مسلمانوں نے کہا۔ دیکھو ہم زکوٰۃ دیتے

تجھ کو زکوٰۃ نے ہمکو ٹھگ کے عذاب سے بچالیا اور تیرا سب کچھ برباد کر دیا ہ

چور مال واپس کر گئے

ایک شخص ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ دیا کرتا تھا۔ اس قصبہ میں ڈاکہ پڑا اور بہت سے آدمی لٹ گئے۔ ان میں یہ شخص بھی لٹا جو زکوٰۃ دیا کرتا تھا۔ اس نے خدا سے دعا کی کہ میرا مال تیرا ہی تھا اور میں تو اسکی زکوٰۃ دیا کرتا تھا۔ پھر بھی میرا مال کس وجہ سے لٹوا دیا۔

دوسرے دن چور اس شخص کے پاس چپکے سے آئے اور اس کا سارا اسباب دے گئے۔ اور کہا کہ جب ہم یہ مال لیکر گئے تو رات کو ہم سب چوروں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتے ہیں کہ جاؤ یہ سب اس کا مال واپس دے آؤ۔ ورنہ تم سب تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ وہ مال پاک ہے اور اسکی زکوٰۃ ہمیشہ ادا ہوا کرتی ہے۔

باقی اور جس قدر آدمی لٹے ہیں وہ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے خدا نے تمہارے ہاتھ سے ان کو تباہ کرا دیا۔

اس قسم کی سینکڑوں سچی حکایتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے کاروبار میں ترقی ہوتی ہے۔ خدا اس کو نیک اولاد دیتا ہے۔ اور وہ دنیا اور دین میں خدا کی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔

اور جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے وہ یا تو اپنے سامنے اپنی تباہی دیکھ لیتے ہیں یا ایسا ہوتا ہے کہ قدرت ان کو مہلت دیتی ہے اور ان کی اولاد عیاشی میں یہ ساری دولت اڑا ڈالتی ہے ہ

زکوٰۃ کس شخص پر فرض ہے

[illegible] زکوٰۃ فرض ہے جس کی تفصیل یہ ہے

[illegible] جمع ہو اور پورے

[illegible] زکوٰۃ فرض ہے چالیسواں حصہ اس رقم میں سے زکوٰۃ دینی چاہئے۔

[illegible] ساڑھے [illegible] تولے چاندی اور اس پر ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گی اور اب

کم ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اس سے زیادہ ہو تو حساب کے موافق زکوٰۃ بھی بڑھتی چلی جائیگی۔

اب میں

اچھی طرح سمجھانے کو الگ الگ مثالیں دے کر زکوٰۃ کے مسئلے لکھتا ہوں:۔

(۱) مثلاً ایک آدمی کے پاس محرم کے مہینہ میں ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا تھا اور رجب تک رہا۔ مگر شعبان اور رمضان میں رقم آدھی رہ گئی۔ یعنی اسمیں سے خرچ ہوگئی پھر شوال اور ذیقعد میں خلاف اس کا تنا وید یا کہ چاندی سونا محرم کی مقدار سے برابر یا زیادہ ہوگیا۔ اور اسی پر سال پورا ہوا۔ یعنی دوسرا محرم آگیا۔ تو زکوٰۃ دینی لازم ہوگی۔ درمیان میں جو کمی ہوگئی تھی اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

(۲) اگر سونے چاندی کی مقررہ مذکورہ رقم شروع سال میں تھا اور درمیان میں سے خرچ ہوجائے یا ساڑھے باون تولہ چاندی اور ساڑھے سات تولے سونے سے کم ہوجائے اور ختم سال تک پوری نہو کم ہی رہے تو زکوٰۃ واجب نہوگی۔

(۳) کسی کے پاس زکوٰۃ دینے کے قابل رقم موجود ہے اور اس پر ایک برس بھی گزرجائے مگر وہ شخص مقروض ہو اور اُتنا ہی قرضہ دینا ہو جتنی رقم اسکے پاس ہے تو زکوٰۃ واجب نہوگی۔ اگر قرضہ مثلاً ڈیڑھ سو کا ہے۔ اور رقم اس کے پاس دو سو کی موجود ہے تب بھی زکوٰۃ واجب نہوگی کیونکہ پچاس باقی بچتے ہیں۔ اور پچاس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ہاں اگر دو سو روپئے اس کے پاس ہوں اور قرضہ صرف ایک سو کا دینا ہو تو سو روپیہ کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

(۴) سونے چاندی کے زیور، برتن اور گوٹہ کناری کے کپڑوں پر بھی زکوٰۃ ہے اسی حساب سے جبکہ چاندی ساڑھے باون تولہ ہو اور سونا ساڑھے سات تولہ ہو۔ زیور کو چاہے ہر وقت پہنے کام میں آتے ہوں۔ چاہے یونہی رکھے ہوں زکوٰۃ ضروری دینی پڑے گی۔

(۵) اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونے اور باون تولے چاندی سے کم مقدار ہو تو دونوں کی قیمت ملا کر دیکھنی چاہیئے۔ اگر دونوں ملکر ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے

سونے کی جو مالیت ہو چالیس وان زکوۃ دینی لازم ہوگی۔

(۶) لوہے پیتل رانگ گلٹ وغیرہ جس قدر دھاتیں سونا چاندی کے علاوہ ہیں۔ یا ان کی بنی ہوئی چیزوں پر اگر وہ سوداگری کے لئے نہوں زکوۃ نہیں ہے۔

(۷) کرایہ کے مکانوں۔ برتنوں۔ کپڑوں۔ گاڑیوں اور ہر قسم کے مال پر جو کرایہ پر دیا جاتا ہو زکوۃ نہیں ہے۔

(۸) سوداگری کے تمام اسباب پر جو فروخت کیا جاتا ہو زکوۃ واجب ہے۔

جانوروں کی زکوۃ

جانوروں میں صرف اونٹ۔ بکری اور گائے پر زکوۃ ہے۔ گھوڑے۔ خچر۔ گدھے پر نہیں۔ اگر کسی کے پاس پانچ اونٹ ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے یعنی وہ سال بھر تک ملک میں رہیں تو سال بھر کا بکری کا بچہ زکوۃ میں دینا چاہئے۔

پانچ اونٹوں سے کم ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے۔ زیادہ جس قدر ہوں ان پر حساب سے زکوۃ دینی چاہئے۔ چونکہ ہندوستان میں اونٹ زیادہ نہیں ہوتے اس واسطے اس کی تفصیل چھوڑ دی گئی۔

بکریاں

چالیس بکریوں پر ایک سال گزر جائے تو سال بھر عمر کی بکری یا ایک بکرا زکوۃ میں دینی چاہیئے۔ چالیس سے لیکر ایک سو اکیس تک یہی ایک بکری سال دو سال عمر کی دینی ہوگی۔ البتہ ایک سو اکیس ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو دو بکریاں دینی ہوں گی۔ دو سو کی تعداد تک اور دو سو سے چار سو تک کے لئے تین بکریاں دینی لازم ہیں۔ پھر ہر سینکڑے پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔

گائیں

تیس سے کم گائیں بیل ہوں تو کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ ہاں تیس سے لیکر چالیس تک ایک

بچھڑا دو سال کا دینا ہوگا۔ اور چالیس سے بڑھ جائیں تو ساٹھ تک وہ بچھڑے دینے ہوں گے
اس کے بعد یہ حساب ہوگا کہ ہر چالیس پر ایک بچھیا یا بچھڑا دیا جائے۔ بھیڑ بکری کا یکساں حکم ہے
مگر بھیڑ، بکری، گائے، بیل، اونٹ پر زکوٰۃ اس وقت ہے کہ جنگل میں چرتے ہوں۔ اگر اپنے
گھر میں دانہ گھاس کھلایا جائے تو زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصرفِ زکوٰۃ

یعنی

زکوٰۃ کس کو دی جائے

قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ
عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ

ترجمہ۔ زکوٰۃ فقیروں کو دینی چاہئے۔ اور مسکینوں کو اور اُن کو جو زکوٰۃ وصول کرنے کرانے
کا کام کرتے ہوں۔ اور اُن کو جن کے دل دین و ملت کی جانب مائل کرنے منظور ہوں اور غلاموں کو
آزاد کرانے میں۔ اور مقروضوں کا قرضہ اترواتے میں۔ اور جہاد کرنیوالوں میں اور مسافروں میں۔
خدا تعالیٰ نے آٹھ مصرف فرمائے۔ فقہا اور عالموں نے ان آٹھوں پر بڑی طول طویل بحثیں
لکھی ہیں۔ میں مختصر طور سے ان آٹھوں کی حقیقت سمجھاتا ہوں۔

اوّل فقیر

فقیر شریعت میں اُس کو کہتے ہیں جسکے پاس ایک وقت کا بھی کھانا کپڑا نہ ہو اور نہ کمانے
کی طاقت ہو۔ اگر کمانے کی طاقت ہو تو وہ فقیر نہیں ہے۔ اس کو زکوٰۃ دے تو اس طرح دے کہ وہ
اس روپئے سے خود کمانے کے قابل ہو جائے۔ ایسا نہ کرے کہ وہ زکوٰۃ لیکر کاہل وجود بن جائے
اور کمانا چھوڑ دے۔ جو لوگ ہٹے کٹے کام کرنے کے قابل پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دیتے ہیں

ہوتے نہیں۔ اب صرف یہ بات رہ گئی کہ اگر کوئی مسلمان بے گناہ قید ہوتا ہو تو زکوٰۃ کا روپیہ اس کی رہائی کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ خواہ اس کی ضمانت میں خواہ ادائے جرمانہ میں۔ خواہ مصارف مقدمہ میں کسی طرح ہو۔

چھٹے مقروض

قرض داروں کا قرضہ اتارنے میں بھی زکوٰۃ خرچ کرنے کا حکم ہے مگر یہ شرط لگائی گئی ہے کہ قرضہ ناجائز باتوں کا نہ ہو۔ یعنی مقروض نے اسراف فضول خرچی یا اُن باتوں میں قرضہ نہ لیا ہو جو شریعت کے خلاف ہیں۔

ساتویں جہادی

دینی لڑائی کے خرچ میں بھی زکوٰۃ دینے کا حکم ہے خواہ وہ لڑائی ہتھیاروں کی ہو خواہ زبان و قلم کی۔

آٹھویں مسافر

مسافروں کی مدد میں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ خدا نے اسکی تشریح نہیں فرمائی کہ وہ مسافر کس قسم کے ہوں۔ عام مسافر فرمایا ہے اس واسطے ہر قسم کے مسافر جو مدد اور خرچ کے محتاج ہوں۔ زکوٰۃ کے روپیہ سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

آٹھوں قسموں کا قائم مقام

آج کل کے زمانہ میں انسداد ارتداد بڑا کام ہے یعنی مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانا آریہ سماج کے حملوں کو روکنا اور زکوٰۃ کے روپیہ سے ایسی کتابیں خرید کر تقسیم کرنا جو مسلمانوں کو پکا مسلمان بنا دیں اور وہ مرتد ہونے کی تباہی سے محفوظ ہو جائیں۔

[illegible] خدمت کی بہت ضرورت ہے غیر مسلم قومیں مسلمانوں [illegible] اس [illegible] لازم ہے کہ پہلے شرائط جو اوپر بیان کی گئیں ان کو ملحوظ رکھ کر زکوٰۃ ادا کریں۔ بلکہ اصلی مستحقوں کو دیں اور سب سے زیادہ انسداد ارتداد کا کام کرنے والے لوگوں کی امداد زکوٰۃ سے کرنی چاہیے۔